REGD No 5254
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون ۲۹۷۹
روزنامہ
الفضل
لاہور
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
جمعرات ۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۷۰ھ

چندہ
سالانہ بیرون پاکستان ۲۰ روپے
پاکستان
سالانہ ۲۲ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہانہ ۲½ ″
فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۳۸/۴ ★ ۱۶ نبوت ۱۳۲۹ ہش ۱۶ نومبر ۱۹۵۰ء ★ نمبر ۲۶۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ نومبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پاؤں میں پھر درد شروع ہو گیا ہے۔ دانتوں کے نقص کی وجہ سے زبان پر زخم ہے۔ اور گلے میں بھی زخم ہے۔ ربوہ ۱۴ نومبر۔ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت ویسی ہی ہے۔ بلکہ گلے میں پہلے سے زیادہ تکلیف ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعا کریں۔

تحریک امن کے پردے میں فوجی تصادم کی تیاری

لندن ۱۵ نومبر۔ فرانس کے ایک ممتاز اشتراکی لیڈر ایم والڈک راچٹ نے اعتراف کر لیا ہے۔ کہ موجودہ اشتراکی امن دراصل فوجی تصادم کی تیاریوں کا ایک پردہ ہے۔ جو شاید آئندہ سال ہوگا۔ کوریا میں روس کی عدم مداخلت کی تشریح کرتے ہوئے والڈک راچٹ نے کہا۔ "فی الحال" ایک عالمی جنگ روس کی امن کی پالیسی کے منافی ہے۔ اور مزید کہا۔ کہ اگر امن کا ایک سال اسے مل گیا۔ تو اس مدت میں سوویٹ یونین اپنی اور عوامی جمہوریتوں کی فوج کو مضبوط کرنے میں صرف کریگا۔ ایسی جدید اسلحہ بندی کا موقع فراہم کرنے کے لئے ہمیں امن سے متعلق اپنا پراپیگنڈا زوروں سے جاری رکھنا چاہیئے۔ یہی امن کی تحریک شہنشاہیت پسند فوجوں کو روکے گی۔ اور جنگ میں تاخیر ہوتی جائے گی۔ سوویٹ یونین صحیح وقت کا انتخاب کریگی۔ اور سامراجی پھر کچھ نہیں کر سکیں گے۔

کشتیوں کا ایک نیا پل

لاہور ۱۵ نومبر۔ محکمہ تعمیرات عامہ پنجاب کے سڑکوں اور عمارتوں کے شعبہ نے ضلع ڈیرہ غازیخاں میں راجن پور کے قریب مٹھن کوٹ کے مقام پر دریائے سندھ پر کشتی کا ایک نیا پل تعمیر کیا ہے۔ جس نے مٹھن کوٹ کو چاچڑاں شریف سے ملا دیا ہے۔ اس پل کے ذریعہ ضلع ڈیرہ غازیخاں اور ریاست بہاولپور کا سڑک کے ذریعہ الحاق ہوا ہے۔ یہ پل دنیا بھر میں اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک عظیم ترین پل ہے۔

کمزور قوموں کا اسلحہ — ووٹ

لیک سیکسس ۱۵ نومبر۔ اقوام متحدہ میں شامی مندوب فارس الخوری بے نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کمزور قوموں کو اپنے ووٹوں کے اسلحہ کو اچھی طرح سمجھ بوجھ کر استعمال کرنا چاہیئے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ اقوام متحدہ رہائشی معیار کو بلند کر کے اور پسماندہ ممالک کی مدد کر کے سوویٹ پراپیگنڈے کا موثر طور

بیج فروخت کے لئے ۱۵۵ ایجنسیاں

لاہور ۱۵ نومبر۔ پنجاب کے محکمہ زراعت نے سیلاب زدہ علاقوں میں بیج کے حصول میں کاشتکاروں کی امداد کے پیش نظر گیہوں کے بیج کو نقدی میں فروخت کرنے کے لئے ایک سو پچپن ایجنسیاں قائم کر دی ہیں۔ یہ ایجنسیاں ان ۷۱ ایجنسیوں کے علاوہ ہیں۔ جو نقدی میں گیہوں کا بیج فروخت کرنے کے لئے پہلے موجود ہیں۔

باغیوں نے ہیڈ کوارٹر تبدیل کر لیا

ڈکسول ۱۵ نومبر۔ نیپالی کانگرس فوجوں نے کل اپنا ہیڈ کوارٹر ڈکسول سے کسی نامعلوم مقام پر تبدیل کر لیا۔ نواحی جوہڑوں سے رائفلوں وسٹین گنوں اور دیگر ہتھیاروں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ملا ہے۔ جو وہ جاتے

مشرقی پاکستان میں مہاجرین کیلئے پانچ نئے شہر آباد کیے جائیں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈھاکہ ۱۵ نومبر۔ حکومت مشرقی بنگال نے فیصلہ کیا ہے کہ مہاجرین کو آباد کرنے کے لئے صوبے میں ۵ نئے شہر آباد کئے جائیں۔ ان میں سے ایک شہر صرف کاریگر مہاجروں کے لئے ڈھاکہ سے ۵ امیل کے فاصلہ پر آباد کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ حکومت نے مہاجر کاریگروں کے لئے ۲ کارخانے بھی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ بے روزگاری کا مسئلہ بہت حد تک ختم ہو جائے۔ مہاجرین کو فولاد تیار کرنے کشتیاں بنانے اور پل تیار کرنے کی تربیت دی جائے گی۔

کراچی ۱۵ نومبر۔ مہاجرین کی آبادکاری میں سہولتیں پیدا کرنے کے لئے مرکزی حکومت جلد ہی پاکستان مشرقی بنگال مہاجرین کونسل قائم کر رہی ہے۔ اس کونسل کے ۶ رکن ہونگے۔ اور یہ انہی لائنوں پر کام کریگی۔ جن لائنوں پر مغربی پاکستان کی کونسل کام کرتی رہی ہے

سات میں سے چار اپیلیں منظور

کراچی ۱۵ نومبر۔ سندھ پارلیمنٹری بورڈ نے پاکستان دستوریہ کے لئے جو سات اراکین نامزد کئے تھے آج ان کے خلاف مرکزی پارلیمنٹری بورڈ نے اپیلوں کی سماعت کی اور سات میں سے چار یعنی حسن احمد شاہ قاضی احسان الحق۔ حامد حسن فاروقی اور شاہ نذر حسین کے خلاف اپیلیں منظور کر لیں۔ جن ارکان کی نامزدگی بحال رکھی گئی ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ محمد عثمان شاہ ایم۔ اے عزیز اور محمد ایوب قریشی۔ یہ فیصلہ اتفاق رائے سے کیا گیا۔ پاکستان دستوریہ کے آئندہ اجلاس میں ان تین ارکان کی رکنیت کی توثیق کر دی جائیگی۔

راولپنڈی ۱۵ نومبر۔ کشمیر صوبائی مسلم کانفرنس کے خزانچی غلام رسول سالار کو مسلم کانفرنس کی کراچی شاخ کا آرگنائزر مقرر کیا گیا ہے۔

کاشتکاری کی انجمنوں کا شاندار مستقبل

لاہور ۱۵ نومبر۔ صوبہ میں امداد باہمی کے اصولوں پر کاشتکاری کی جو سکیم آزمائشی طور پر ۱۹۴۹ء میں جاری کی گئی تھی۔ اس کے پہلے سال میں ہی ٹھوس نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سکیم کا مستقبل شاندار ہوگا۔ امداد باہمی کے اصولوں پر کھیتی باڑی کی سکیم مناسب وقت میں صوبہ کی زراعت اور ضمنی صنعتوں کی ترقی میں کافی حد تک ممد ہوگی۔ اس سکیم کے اجراء کے پہلے سال میں آٹھ ہزار سینتالیس مہاجر کنبوں کی امداد کر کے انہیں دو سو نو سوسائیٹیوں نے از سر نو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا۔ ان سوسائیٹیوں میں جملہ ارکان کی تعداد دس ہزار نو سو بہتر تھی۔ جس میں ہر رکن ایک کنبہ کی نمائندگی کرتا تھا۔ ان انجمنوں کو تقریباً ایک لاکھ اٹھتر ہزار ایکڑ سرکاری اراضی کاشت کے لئے الاٹ کی گئی تھی۔ اس رقبہ میں انیس ہزار نو سو ستاون ایکڑ اراضی غیر کاشت تھی۔ جس میں سے تقریباً ۱۶ ہزار ایکڑ کا رقبہ تعمل میں لایا جا چکا ہے۔ جو ریت کے ٹیلوں سے اٹا پڑا ہے۔ محکمہ انجمن ہائے امداد باہمی کے ماہرانہ مشورے اور ہدایت کے مطابق فارمنگ سوسائیٹیوں کو امداد باہمی کے اصولوں پر منظم کر کے ہر ایک انجمن کو پانچ پانچ سو ایکڑ رقبہ کے قطعے اور ۱۲½ ایکڑ فی ممبر کے حساب سے اراضی دی گئی۔

کراچی —— ۱۵ نومبر

● ناظم شہر کراچی نے فیصلہ کیا ہے کہ کل دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی مدت ختم ہوتے ہی شہر بھر میں جلسوں پر سے پابندی اٹھا دی جائے۔ البتہ جلوسوں پر جاری رہے۔

● آج کپاس کی فصل کے ٹھیکوں کی توسیع والے آرڈیننس کی میعاد میں ۲۵ نومبر تک کے لئے مزید اضافہ کر دیا گیا

● کل یہاں ٹرانسپورٹ مشاورتی کونسل کا اجلاس شروع ہوگا۔ جس میں مرکزی صوبائی اور ریاستی حکومتوں کے نمائندے شرکت کریں گے۔

● آج مصری سفیر مقیم کراچی عبدالوہاب عظام بے نے وزیراعظم پاکستان سے ملاقات کی

● آج پاکستان کی فوجوں کے نامزدہ کمانڈر انچیف لفٹنٹ جنرل محمد ایوب خان نے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے اپنے انگلستان کے حالیہ تاثرات بیان کئے آپ نے بتایا کہ وہ برطانیہ میں فوجی افسروں کی تربیت اور اسلحہ وغیرہ کے متعلق

مختصرات:۔ لیک سیکسس ۱۵ نومبر۔ مجلس اقوام نے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے متعلق ہندوستان کی شکایت پر غور کرنے کا عندیہ ظاہر کیا ہے۔ جنوبی افریقہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مجلس اقوام کے اختیارات کو چیلنج کیا ہے۔ **لندن** ۱۵ نومبر۔ کل برطانوی وزارت خارجہ کے انڈر سیکرٹری مسٹر ارنسٹ ڈیوس نے ایک تحریری جواب میں اس امر سے انکار کیا ہے۔ کہ برطانیہ سرخ چین کے سلامتی کونسل کی رکنیت کے سلسلے میں مخالفت کرے گا۔ **نئی دہلی** ۱۵ نومبر۔ حکومت ہندوستان نے بہار۔ یو۔پی اور مغربی بنگال کی حکومتوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ کوئی مسلح آدمی نیپال کی سرحد سے آنے یا جانے نہ پائے۔ نہ کوئی جہاز اشتہار وغیرہ ہی پھینک سکے۔ **لاہور** ۱۵ نومبر۔ لاہور میں ایجیسن کا ایک بہت بڑا مرکز کھولا جا رہا ہے۔ جو پاکستان میں اپنی نوعیت کا بہت بڑا ادارہ ہوگا۔ **پشاور** ۱۵ نومبر۔ آج عالمی بنک کے وفد کے ارکان نے صوبہ سرحد کے شکر سازی کے کارخانے دیکھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے مالاکنڈ اور درگئی کے پن بجلی کی سکیموں کا ملاحظہ کیا۔ **قاہرہ** ۱۵ نومبر۔ آج مصری سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر احمد حسین نے مصری حکومت پر زور دیا ہے۔ کہ کشمیری مسلمانوں کو ظلم وتشدد سے نجات دلانے کے لئے مصری حکومت پاکستان کی حکومت سے مل کر کام کرے۔ آپ نے کہا۔ کشمیر کا علاقہ پاکستان کے لئے اتنا ہی اہم ہے۔ جتنا کہ سوڈان مصر کے لئے۔ **کوئٹہ** ۱۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نئی قائم شدہ بلوچستان مشاورتی کونسل کا دوسرا اجلاس پیر کو ہوگا۔ چار دن جاری رہے گا۔ اس میں کم از کم ۵۰ تجاویز پر بحث ہوگی۔ **ڈھاکہ** ۱۵ نومبر۔ حکومت مشرقی بنگال نے مغربی بنگال کی حکومت کو کلکتہ کے پٹ سن کے کارخانوں کے ان ۸۰۰۰ مزدوروں کی فوری بحالی کے لئے لکھا ہے۔ جو ابھی تک ریلیف کیمپ میں ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت مشرقی بنگال نے تری پورہ کے ان مہاجرین کے بارے میں بھی لکھا ہے۔ جو اس

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز میں چھپوا کر ۱۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ — الفضل — لاہور
۱۲ نومبر ۱۹۵۰ء

مثیلِ مسیح

(۲)

اس پر حاکم کے سپاہیوں نے یسوع کو قلعہ میں لے جا کر ساری پلٹن اس کے گرد جمع کی۔ اور اس کے کپڑے اتار کر اسے قرمزی چوغہ پہنایا۔ اور کانٹوں کا تاج بنا کر اس کے سر پر رکھا۔ اور ایک سرکنڈا اس کے داہنے ہاتھ میں دیا۔ اور اس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اسے ٹھٹھوں میں اڑانے لگے کہ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب۔ اور اس پر تھوکا اور وہی سرکنڈا لے کر اس کے سر پر مارنے لگے۔ اور جب اس کا ٹھٹھا کر چکے تو چوغہ کو اس پر سے اتار کر پھر اس کے کپڑے اسے پہنائے اور مصلوب کرنے کو لے گئے۔" (متی باب ۲۷ آیات ۲۷-۳۱)

اور اس کا الزام لکھ کر اس کے سر کے اوپر لگا دیا۔ کہ یہ یہودیوں کا بادشاہ یسوع ہے ۔۔۔ اور راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر اسکو لعن طعن کرتے اور کہتے اے مقدس کے ڈھانے والے اور تین دن میں بنانے والے اپنے تئیں بچا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اتر آ۔ اسی طرح سردار کاہن بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ ملکر ٹھٹھے سے کہتے تھے۔ اس نے اوروں کو بچایا۔ اپنے تئیں نہیں بچا سکتا۔ یہ تو اسرائیلیوں کا بادشاہ ہے۔ اب صلیب پر سے اتر آئے۔ تو ہم اس پر ایمان لائیں۔ اس نے خدا پر بھروسہ کیا ہے۔ اگر وہ اسے چاہتا ہے۔ تو اب اسکو چھڑا لے۔ کیونکہ اس نے کہا تھا میں خدا کا بیٹا ہوں۔" (متی باب ۲۷ آیات ۳۷، ۴۳)

متی کی انجیل کے ان اقتباسات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہودی فقیہوں اور فریسیوں اور عوام کا آنے والے مسیح کے متعلق کیا تصور تھا۔ وہ اسکو ایک عظیم الشان بادشاہ یا دوسرے لفظوں میں ایک عظیم الشان لیڈر سمجھتے تھے۔ جس کے ساتھ بڑے بڑے لشکر اور زر و جواہرات کے خزانے ہوں گے۔ جس کے جلو میں سینکڑوں ہزاروں خدام ہوں گے۔ جو شان و شوکت میں غیرت جم کے ہوگا۔ پھر یہی نہیں بلکہ وہ بڑا ماہر سیاست ہوگا۔ فنون حرب میں ید طولےٰ رکھتا ہوگا۔ علوم متداولہ میں مہارت تامہ رکھتا ہوگا۔ بڑا سائنسدان اور قوت و طاقت کے ساز و سامان کا موجد و مخترع ہوگا۔ پھر نہ صرف وہ زمینی علوم و فنون میں طاق ہوگا۔ بلکہ آسمانی علوم یعنے دینیات میں بھی منتہی ہوگا۔ پھر وہ بڑا صاحب معجزہ و کرامات بھی ہوگا۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے ہر وہ کام کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ جو خلاف عادت ہو۔ اسکو تو پھونکوں سے ہیکل جیسی عمارت تیار کر دینا ہوگی۔ اور ایسے معجزات دکھانے ہوں گے۔ جیسا کہ مثلاً صلیب پر سے خود بخود زندہ و سلامت اتر آئے۔ بلکہ اپنے ساتھ دوسروں کو بھی بچا لے وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمسخر مسیح علیہ السلام کے ساتھ یہودی فقیہوں اور فریسیوں نے اسی لئے کیا تھا کہ ان کے خیال میں تو آنے والا مسیح تو وہ ہونا تھا۔ مگر یہ شخص جس کو سر چھپانے کو بھی جگہ میسر نہیں۔ جو مارا مارا پھرتا ہے۔ بھلا ان کا مسیح موعود کیسے ہو سکتا تھا۔ جو اس طرح بے دست و پا ہو کر ان کے قبضہ میں تھا کہ وہ جس طرح چاہیں اس کے ساتھ سلوک کر سکتے ہیں۔ اس کا تمسخر اڑا سکتے ہیں۔ انہوں نے اس کا جو سوانگ بنایا تو وہ اس مسیح کی نقل تھی جو ان کے تصور میں بس رہا تھا۔ اور بطور تمسخر اس سے ان معجزات اور کرامات و خرق عادت کی توقع ظاہر کی۔ جو ان کے خیال میں اصل مسیح موعود میں ہونے چاہئیں۔ الغرض اس تمام کھیل اور تمسخر سے جو اللہ تعالےٰ کے اس راستباز بندے سے صلیب پر چڑھانے سے پہلے یہودی مولویوں نے کھیلا۔ اس سے ان کے اپنے خود ساختہ تصور مسیح موعود پر روشنی پڑتی ہے۔ اور صاف صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ وہ کس قسم کے مسیح کے انتظار میں تھے۔ یہ اقتباسات ہم نے بطور نمونہ کے پیش کئے ہیں۔ ورنہ اناجیل اربعہ سے اور بھی بہت سے حوالے اس کی تائید میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اور جو بھی ان اناجیل کا مطالعہ کرے گا۔ اس پر یہ بات واضح ہو جائے گی۔ کہ یہودی فقیہہ فریسی اور یہودی عوام ایک ایسے مسیح کے منتظر تھے جو یہوداہ کی حکومت دنیا پر قائم کریگا۔ اور یہودیوں کو تمام اقوام عالم پر حکمران بنا دیگا۔

اب آئیے ہم دیکھیں کہ الامام المہدی کے متعلق ہمارے علماء کا کیا اعتقاد ہے۔ ہمیں اس کے لئے زیادہ کد و کاوش کی ضرورت نہیں۔ بڑے بڑے علماء کی کتابوں کی کتابیں ان سے بھری پڑی ہیں۔ یہاں ہم مودودی صاحب کے رسالہ "تجدید احیائے دین" سے ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جس سے دوسرے علماء اور خود مودودی صاحب کے اپنے تصور الامام المہدی کا کچھ حلیہ آپ کو معلوم ہو جائے گا آپ فرماتے ہیں:۔

"مسلمانوں میں جو لوگ الامام المہدی کی آمد کے قائل ہیں وہ بھی ان متجددین سے جو اس کے قائل نہیں ہیں اپنی غلط فہمیوں میں کچھ پیچھے نہیں ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ امام مہدی کوئی اگلے وقتوں کے مولویانہ و صوفیانہ وضع و قطع کے آدمی ہوں گے۔ تسبیح ہاتھ میں لئے یکایک کسی مدرسے یا خانقاہ کے حجرے سے برآمد ہوں گے آتے ہی انا المہدی کا اعلان کریں گے علماء اور مشائخ کتابیں لئے ہوئے پہنچیں گے اور لکھی ہوئی علامتوں سے ان کے جسم کی ساخت وغیرہ کا مقابلہ کر کے انہیں شناخت کریں گے۔ پھر بیعت ہوگی۔ اور اعلان جہاد کر دیا جائے گا۔ چلے کھینچے ہوئے درویش اور سب پرانے طرز کے "بقیۃ السلف" ان کے جھنڈے تلے جمع ہوں گے تلوار تو محض شرط پوری کرنے کے لئے برائے نام چلانی پڑے گی۔ اصل میں سارا کام برکت اور روحانی تصرف سے ہوگا۔ پھونکوں اور وظیفوں کے زور سے میدان جیتے جائینگے جس کافر پر نظر ماریں گے تڑپ کر بے ہوش ہو جائے گا۔ اور محض بددعا کی تاثیر سے ٹینکوں اور ہوائی جہازوں میں کیڑے پڑ جائیں گے۔ عقیدہ ظہور مہدی کے متعلق عام لوگوں کے تصورات کچھ اسی قسم کے ہیں۔

مگر میں جو کچھ سمجھا ہوں۔ اس سے مجھ کو معاملہ بالکل برعکس نظر آتا ہے۔ میرا اندازہ یہ ہے۔ کہ آنے والا اپنے زمانہ میں بالکل جدید ترین طرز کا لیڈر ہوگا۔ وقت کے تمام علوم جدیدہ پر اسکو مجتہدانہ بصیرت حاصل ہوگی۔ زندگی کے سارے مسائل مہمہ کو وہ خوب سمجھتا ہوگا عقلی و ذہنی ریاست، سیاسی تدبر اور جنگی مہارت کے اعتبار سے وہ تمام دنیا پر اپنا سکہ جما دے گا۔ اور اپنے عہد کے تمام جدیدوں سے بڑھ کر جدید ثابت ہوگا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی "جدتوں" کے خلاف مولوی اور صوفی صاحبان ہی سب سے پہلے شورش برپا کریں گے۔" (رسالہ تجدید و احیائے دین صفحہ ۳۲، ۳۳)

مودودی صاحب نے یہاں پرانے تصور میں سے تلوار کو حذف کر دیا ہے۔ حالانکہ پرانے تصور میں تلوار سے جہاد کرنا الامام المہدی کی ایک بڑی خصوصیت ہے الغرض یہ دونوں قدیم اور مودودی صاحب کا جدید تصور اصولاً ایک ہی تصور ہے۔ جیسا کہ ہم نے عرض کیا تھا دونوں میں صرف زمانے کے مختلف حالات کا فرق ہے پہلے تصور کے تیر و تفنگ اور تیغ و تبر کی بجائے دوسرے تصور میں ٹینک اور بمبار ایٹم اور ہائیڈروجن بم ہیں اب اس تصور الامام المہدی کا یہودیوں کے تصور مسیح موعود سے موازنہ کریں۔ تو دونوں میں اصولاً کوئی فرق نہیں ہے۔

موجودہ علمائے اسلام اور خود مودودی صاحب بھی ہر مدعی مہدویت کو جس کے ساتھ قدیم یا جدید سامان حرب نہ ہوں گے۔ جس کے ساتھ وہ قدیم کرامات یا جدید سائنسی علوم نہ ہوں گے۔ یقیناً اسی طرح رد کر دیں گے۔ جس طرح یہودی فقیہوں اور فریسیوں نے مسیح علیہ السلام کو رد کر دیا تھا۔ اور اس کا اسی طرح تمسخر اڑائیں گے۔ اور اسکو اسی طرح پھانسی پر لٹکائیں گے۔ یا بجلی کی کرسی پر بٹھائیں گے۔ جس طرح ان پرانے فقیہوں نے مسیح علیہ السلام کو صلیب پر چڑھا دیا تھا۔

الغرض مودودی صاحب خواہ اپنے آپکو دوسرے علماء سے کتنا تمیز کرنے کی کوشش کریں اور خواہ اپنی جدت پسندی کا کتنا بھی ثبوت پیش کریں۔ آپ اصولاً پرانے خیال کے علماء کے ساتھ ہی ان فقیہوں اور فریسیوں کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ جنہوں نے اس مسیح علیہ السلام کو پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا تھا۔ جو شان و شوکت اور لاؤ لشکر کے ساتھ نہیں آیا تھا۔ بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی طرح نہتا بے کس اور بے بس تھا جسے سر چھپانے کے لئے بھی جگہ نہ تھی۔

آخر میں ہم ایک اور وجہ بیان کرتے ہیں کہ کس طرح مودودی صاحب نہ صرف یہ کہ وہ مسیح علیہ السلام کے نقش قدم پر ہی نہیں۔ بلکہ آپ خلاف مسیح ثابت ہوتے ہیں اور آپ کا مقام مسیح علیہ السلام کے ساتھ نہیں۔ بلکہ ان فقیہوں اور فریسیوں کے ساتھ ہے جنہوں نے آپ کو صلیب پر چڑھایا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ نے ان فقیہوں اور خوارج کی طرح خدا کی بادشاہت یا دوسرے لفظوں میں ان الحکم الا للّٰہ کے معنی محدود کر دیئے ہیں یا یوں کہنا چاہیئے کہ آپ کی اصلاحی جد و جہد صرف انہی محدود معنی تک محدود ہے آپ صرف شریعت کا نفاذ بذریعہ حکومت چاہتے ہیں۔ جو تمام انبیاء علیہم السلام کے طریق کار کے متضاد ہے اور جو صرف لادینی تحریکوں کا ہی طرہ امتیاز ہے انبیاء علیہم السلام کی تمام تاریخ سے ایک بھی مثال ایسی نہیں مل سکتی کہ کسی نے رشد و ہدایت اوپر سے ٹھونسی ہو۔ صرف ایک خالص جدید سیاسی خیال کا لیڈر ہی ایسا کر سکتا ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ سے تو کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کی حکومت برپا کرنے کا دعویدار ہے۔ جو لوگوں کی روحوں سے پہلے ان کے جسموں پر خدا کا قانون نافذ کرنا چاہتا ہے جو پہلے دلوں پر نہیں بلکہ جسموں پر خدا کی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں یہودی بھی شریعت کے ظاہر پر مرتے تھے اور اسکے نفاذ کو ہی سارا دین سمجھ بیٹھے تھے (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

گذشتہ قومیں بھی خدائی عذاب کو قدرتی حوادث کا نام دیکر خود فریبی کا شکار ہوتی رہی ہیں

نزولِ عذاب کے متعلق احرار کے خود ساختہ نظریات کی تردید

مسعود احمد

"منکر و سرکش جماعتوں کی ہلاکت کے جو حالات بیان کئے گئے ہیں وہ سب اس نوعیت کے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے قدرتی حوادث کا ظہور تھا۔ مثلاً زلزلہ، طوفان، سیلاب، آتش فشانی پھر انہیں مقررہ عذاب کیوں کہا گیا؟ اس لئے کہ گو ان کا ظہور قدرت کی عادی و جاری صورتوں میں ہی ہوا تھا۔ لیکن اس لئے ہوا تھا کہ انکار و سرکشی کے نتائج لوگوں کے سامنے آجائیں اور پیغمبروں نے ان کے ظہور کی پہلے سے خبر دے دی تھی۔ ضروری نہیں کہ ہر زلزلہ کسی گروہ کے لئے عذاب ہو۔ لیکن ہر وہ زلزلہ عذاب تھا۔ جس کی کسی پیغمبر نے اتمام حجت کے بعد خبر دے دی تھی۔ اور جسے مشیت الٰہی نے اس معاملے سے وابستہ کر دیا تھا۔ خدا نے فطرت کے تمام مظاہر کے لئے ایک خاص بھیس مقرر کر دیا ہے۔ وہ جب کبھی آئیگی تو اسی بھیس میں آئے گی۔ اس کا بھیس بدل نہیں سکتا لیکن اس کے ظہور کے مقاصد ہمیشہ یکساں نہیں ہوتے۔" ——— ابوالکلام آزاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے ہی مسلمات کی نفی

انسان جب مخالفت کے جوش میں عدل کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔ تو پھر خود اپنے ہی مسلمات کی تردید اس کا شیوہ بن جاتا ہے۔ یہی حال آجکل احراریوں کا ہے۔ احمدیت کی دشمنی میں انہیں کچھ نہیں سوجھتا سیدھی بات بھی الٹی نظر آتی ہے۔ احمدیوں کے مونہہ سے نکلی ہوئی ہر بات خواہ وہ ان کے اپنے نقطۂ نگاہ سے بھی قال اللہ او قال الرسول کے عین مطابق ہو۔ ان کے نزدیک اندھا دھند رد کر دینے کے قابل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تردید کے جنون میں علی الاعلان قرآن و حدیث کی تردید ونفی پر اتر آتے ہیں۔ اس کی ایک تازہ مثال ملاحظہ ہو۔ سہ روزہ "آزاد" اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ آجکل دنیا کے مختلف حصوں میں جو عذاب آ رہے ہیں۔ ان کا (حضرت) مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی تکفیر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ "الجمیعۃ" کے حوالہ سے رقمطراز ہے۔

"ہمارے خیال میں تو اس قسم کی خبط الحواسی خود خدا کا عذاب ہے۔ اگر مسلمانوں کا موجودہ ابتلاء (حضرت) مرزا غلام احمد (مسیح موعود علیہ السلام) کو نہ ماننے کی وجہ سے ہے تو خود قادیانیوں (احمدیوں) کے ابتلاء کی وجہ کیا ہے۔ کیا ان کے لئے اس سے بھی بڑھ کر کوئی ابتلاء ہوگا کہ ان کا قادیان دار الامان ہاتھ سے نکل گیا۔ اور وہ انہیں پناہ نہ دے سکا؟ اور پھر کوریا کے عذاب کی وجہ کیا ہے؟ آسام کے زلزلہ کی وجہ کیا ہے؟ اور خود ان کے انتشار دماغی اور ژولیدہ ذہنی کی وجہ کیا ہے کہ وہ عذاب اور حوادث میں فرق نہیں کرتے؟ ہمارا پختہ خیال ہے کہ مسلمانوں کا موجودہ ابتلاء اور دنیا کی بربادی ہی مرزا قادیانی (حضرت مسیح موعودؑ) کے ابطال پر برہان قاطع ہے۔ یعنی دنیا میں چین نہیں۔ اس لئے مرزا صاحب اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں۔ اگر وہ سچے ہوتے تو ان کی برکت سے دنیا کو موجودہ ابتلا پیش نہ آتے۔"

(آزاد ۶ نومبر ۱۹۵۰ء جلد ۸ نمبر ۲۸)

اعتراضات کا ماحصل

بازاری طرزِ نگارش سے قطع نظر اگر احراری اخلاق کے اس تحریری مرقع کا تجزیہ کیا جائے۔ تو اس میں تین باتوں پر زور دیا گیا ہے۔ (۱) اگر مرزا صاحب سچے ہوتے تو دنیا عذاب میں مبتلا ہونے کی بجائے ان کے وجود کی برکت سے امن کی آغوش میں آجاتی (۲) یہ سیلاب اور زلازل وغیرہ محض قدرتی حوادث ہیں ان کا عذاب سے کوئی تعلق نہیں۔ (۳) قادیان سے ہجرت کے باعث آجکل احمدی خود ابتلاء میں ہیں۔ جب وہ مرزا صاحب پر ایمان لا چکے ہیں تو انہیں ابتلاء کیوں پیش آیا؟ نزول عذاب کے جن خود ساختہ احراری اصولوں پر ان اعتراضات کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اگر انہیں صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی نہیں۔ بلکہ تمام انبیائے ماسبق کی نفی ہو جاتی ہے۔ یہ اصول قرآن مجید کے پیشکردہ اصولوں سے اس قدر متضاد ہیں۔ کہ کسی ایک نبی کی نبوت بھی ان پر پوری نہیں اتر سکتی۔ اصولی رنگ میں احراریوں کے مذکورہ بالا اعتراضات کا ماحصل یہ ہے کہ (۱) نبی کے مبعوث ہوتے ہی عذاب کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ خواہ دنیا اس پر ایمان لائے یا نہ لائے (۲) عذابوں کا قدرتی حوادث سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ ہمیشہ ہی قدرتی حوادث سے ماوراء شکل میں ظاہر ہوتے ہیں (۳) نبی کے ماننے والوں پر کبھی کوئی ابتلاء نہیں آتا۔ ہر مسلمان سمجھ سکتا ہے۔ کہ قرآن و حدیث کی اس سے بڑھ کر نفی نہیں ہو سکتی۔ احراریوں کے ان اعتراضات کی زد احمدیت پر ہی نہیں بلکہ قرآن و حدیث اور تمام انبیاء ماسبق کی نبوت پر پڑتی ہے۔ چنانچہ ہم ذیل میں قرآن مجید کی رو سے ان اعتراضات کا جواب دیتے ہیں۔ اس سے "احراریت" اور "اسلام" کا فرق نمایاں ہو کر ان نام نہاد حامیانِ دین کی اسلام دشمنی بے نقاب ہو جائے گی۔

پہلا تضاد

"احراریت" کا دعوےٰ ہے کہ نبی کے مبعوث ہونے کے بعد خواہ دنیا اس پر ایمان لائے یا نہ لائے، عذاب کا امکان جاتا رہتا ہے۔ اس کے بالمقابل قرآن نے جس اسلام کو پیش کیا ہے وہ کہتا ہے۔

ولقد ارسلنا الیٰ امم من قبلک فاخذنٰھم بالبأساء والضراء لعلھم یتضرعون۔ فلولا اذ جاءھم بأسنا تضرعوا ولٰکن قست قلوبھم وزین لھم الشیطٰن ما کانوا یعملون (انعام ۵) ہم نے تم سے پہلی قوموں میں بھی اسی طرح پیغمبر بھیجے۔ اور ان کو سختی اور تکلیف میں گرفتار کیا۔ تاکہ وہ ہماری طرف عاجزانہ جھکیں۔ پس جب ہماری طرف سے ان پر مصیبت آئی۔ تو کیوں نہ وہ ہمارے سامنے گڑگڑائے مگر ان کے دل سخت ہو چکے تھے اور شیطان نے ان کی نگاہوں میں ان کے اعمال کو خوشنما بنا دیا تھا۔"

اسی پر بس نہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ہر نبی کی بعثت پر ایسا ہوتا رہا ہے کہ ہم نے لوگوں کی سرکشی کے باعث ان پر تنگی اور مصیبت کا عذاب وارد کیا تاکہ وہ عاجزی اختیار کریں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اھلھا بالبأساء والضراء لعلھم یتضرعون۔ (الاعراف۔ ۱۱)

"کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ ہم نے کسی بستی میں نبی بھیجا ہو اور اس بستی کے لوگوں کو تنگی اور سختی میں مبتلا نہ کیا ہو۔ اس خیال سے کہ شاید وہ عاجزی اختیار کریں۔"

گذشتہ نبیوں اور ان کی قوموں کے مذکورہ بالا ذکر کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے اس چیز کو ایک بنیادی اصل کی شکل میں بھی پیش کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا

"ہم عذاب نہیں دیتے حتیٰ کہ کسی رسول کو مبعوث نہ کر دیں۔"

اس بنیادی اصل میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ نبی کے مبعوث ہونے کے بعد اس کی نافرمانی اختیار کرنے کے نتیجے میں ہی عذاب آتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ خدا تعالےٰ اپنے انبیاء کے ذریعے لوگوں کی معصیت اور سرکشی پر انہیں خبردار نہ کرے اور اچانک عذاب نازل کر دے۔

عذاب میں رحمت کا پہلو

اس میں شک نہیں انبیاء علیہم السلام اسی لئے مبعوث ہوتے ہیں کہ دنیا کو خدا تعالےٰ کی رحمت کے نیچے جمع کریں ان کی آمد کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ دنیا عذاب میں مبتلا ہو لیکن جب لوگ سرکشی میں اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ سوائے عذاب کے اور کوئی چیز انہیں رجوع الی اللہ کی طرف مائل نہیں کر سکتی۔ تو پھر یقیناً خدا تعالےٰ عذاب نازل کر کے ان کے دلوں کو ہدایت کی طرف پھیرتا ہے تاکہ وہ معصیت سے بچیں اور ایمان لا کر اس کے فضلوں کے وارث بنیں۔ پس نبی کے ذریعہ اتمام حجت کے بعد جو عذاب آتا ہے وہ اس رنگ میں بذاتِ خود ایک رحمت ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں خشیت پیدا کر کے انہیں رجوع الی اللہ کی طرف مائل کرتا ہے۔ نبیوں کا وجود اسی رنگ میں بابرکت ہوتا ہے کہ ان کی بدولت بعض کو براہ راست اور بعض کو عذابوں کے ذریعہ ہدایت کی توفیق مل جاتی ہے۔

دوسرا تضاد

اب ہم نزولِ عذاب کے متعلق احراریت کے دوسرے نظریہ کو لیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جنگیں۔ زلازل اور سیلاب محض قدرتی حوادث ہیں۔ ان کا عذابِ الٰہی سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ اس کے بالمقابل اسلام کہتا ہے کہ جب ہم رسول مبعوث کرنے کے بعد عذاب نازل کرتے ہیں۔ تو وہ لوگ جن کے دل سخت ہو چکے ہیں عاجزی اختیار نہیں کرتے بلکہ اسے عام قدرتی حوادث سے تعبیر کر کے الٹا مذاق اڑاتے ہیں چنانچہ سورہ اعراف کی جو آیت ہم اوپر نقل کر چکے ہیں اسی میں آگے چل کر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وقالوا قد مس اٰباءنا الضراء والسراء فاخذنٰھم بغتۃ وھم لا یشعرون۔ (الاعراف۔۱۱)

"(جب ہم نے انہیں تنگی اور مصیبت میں گرفتار کیا تو) وہ کہنے لگے کہ ہمارے اسلاف پر بھی اچھے اور برے دن آتے ہی رہے ہیں (یعنی جن مصائب کو رسول اپنی بعثت کی طرف منسوب کر رہا ہے وہ محض حوادثِ زمانہ ہیں۔ ان کا عذاب سے کوئی تعلق نہیں) آخر کار ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا اور انہیں خبر تک نہ ہوئی"

ہو سکتا ہے کہ احرار اس آیت کریمہ کو اپنے خیالی اسلام کے خلاف دیکھ کر رد کر دیں اس لئے ہم مولانا ابوالکلام آزاد کی تصنیف "ترجمان القرآن" میں سے اسی آیت کی تفسیر نقل کرتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ احراریوں میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ وہ مولانا کی کسی تحریر کو رد کر دیں۔ ان کا اخبار سہ روزہ "آزاد" تو آج بھی ان کی سیاسی تحریروں اور بیانات کو فوٹو سمیت پورے صفحے پر پھیلا پھیلا کر شائع کرتا ہے مولانا لکھتے ہیں:-

"منکر و سرکش جماعتوں کی ہلاکت کے جو حالات بیان کئے گئے ہیں وہ سب اس نوعیت کے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے قدرتی حوادث کا ظہور تھا۔ مثلاً زلزلہ۔ طوفان سیلاب۔ آتش فشانی۔ پھر انہیں مقررہ عذاب کیوں کہا گیا؟

اس لئے کہ گو ان کا ظہور قدرت کی عادی و جاری صورتوں ہی میں ہوا تھا لیکن اس لئے ہوا تھا کہ انکار و سرکشی کے نتائج لوگوں کے سامنے آجائیں اور پیغمبروں نے ان کے ظہور کی پہلے سے خبر دیدی تھی۔ ضروری نہیں کہ ہر زلزلہ کسی گروہ کے لئے عذاب ہو۔ لیکن ہر وہ زلزلہ عذاب تھا جس کی کسی پیغمبر نے اتمام حجت کے بعد خبر دیدی تھی اور جسے مشیت الٰہی نے اس معاملے سے وابستہ کر دیا تھا۔ خدا نے فطرت کے تمام مظاہر کے لئے ایک خاص بھیس مقرر کر دیا ہے۔ وہ جب کبھی آئے گی تو اسی بھیس میں آئے گی۔ اس کا بھیس بدل نہیں سکتا۔ لیکن اس کے ظہور کے مقاصد ہمیشہ یکساں نہیں ہوتے"

(ترجمان القرآن جلد دوم صفحہ ۲۳ و ۲۴)

عذاب اور حوادث میں مابہ الامتیاز

پس ظاہر ہے کہ عذاب بھی قدرتی حوادث کی شکل میں آتا ہے۔ البتہ ان حوادث میں ایسی خصوصیات ضرور ہوتی ہیں کہ جو انہیں عام طبعی حوادث سے ممتاز کر دیتی ہیں۔ وہ خصوصیات یہ ہیں کہ اول خدا تعالیٰ کا کوئی فرستادہ ان کے متعلق پہلے سے لوگوں کو خبردار کر دیتا ہے۔ دوسرے ان کا ظہور معمول سے کسی قدر مختلف ہوتا ہے۔ کبھی شدت کے لحاظ سے اور کبھی وسعت کے لحاظ سے۔

چنانچہ دنیا کے مختلف حصوں میں آجکل جو عذاب نما حوادث رونما ہو رہے ہیں۔ ان میں یہ دونوں مذکورہ بالا خصوصیات موجود ہیں۔ اول تو اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے متعلق پہلے سے خبردار کر چکے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحیٔ حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرِ رہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے"
(اخبار بدر ۹ مئی ۱۹۰۶ء)

اسی طرح ایک جگہ الٰہی انذار کی آپ نے ان دردناک الفاظ میں خبر دی ہے:

"خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے۔ کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ یہ سب باتیں اسی کی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں......

وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔

اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔"

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ان زلازل، سیلابوں اور جنگوں کا شدید ہونا اور بیک وقت دنیا کے مختلف حصوں میں رونما ہونا بھی ظاہر ہے۔ چنانچہ بار بار زلزلوں کا آنا اور دریاؤں میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد طغیانی کا زور ہونا اس بات کی علامت ہے کہ یہ حوادث قدرتی حوادث ہونے کے باوجود اپنے اندر امتیاز لئے ہوئے ہیں۔ ان حوادث کی وسعت تو اس سے ہی ظاہر ہے کہ خود "آزاد" کو انہیں علیحدہ علیحدہ گنوانے کی ضرورت پیش آئی کہ آسام کے (قیامت خیز) زلزلہ اور سیلابوں کی وجہ کیا ہے؟ کوریا کے عذاب کی وجہ کیا ہے؟ اور (۴) اب تبت اور نیپال اور بعض دوسرے ایشیائی ممالک میں جنگوں کی کیا وجہ ہے؟ (باقی)

درخواست دعا:- خاکسار عرصہ سے کراچی ہسپتال میں بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔
خاکسار ایم بقاء اللہ از کراچی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

جماعت احمدیہ کے نام

رقم فرمودہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ہر جماعت میں جمعہ کے خطبہ سے پہلے امام اسے پڑھ کر سنایا کرے۔)

(۱) آپ وہ لوگ ہیں کہ جن کے سپرد اسلام کی آبیاری کا کام اللہ تعالیٰ نے کیا ہے

(۲) آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ساٹھ سال سے اس کام کو ہر قسم کی قربانی کر کے کیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) آپ وہ ہیں جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا مثیل قرار دیا ہے

(۴) آپ وہ ہیں کہ جنہوں نے درجنوں ملکوں میں تبلیغی مشن قائم کر کے اسلام کا جھنڈا بلند کیا ہے۔

(۵) آپ وہ ہیں کہ دشمن بھی آپ کے اس کام کی تعریف کرنے پر مجبور ہوتا چلا آیا ہے۔

(۶) آپ کے اس کام کی وجہ سے باوجود تھوڑا اور غریب ہونے کے لوگ آپ کو بڑا اور امیر سمجھتے ہیں۔

(۷) آپ نے پندرہ سال اسلام کی خدمت کے لئے خاص بوجھ اٹھایا ہے۔

(۸) اب سولھویں سال میں کسی نہ کسی غفلت یا گناہ کی وجہ سے آپ کی قربانی میں ایک خطرناک کمی پیدا ہو گئی ہے۔

(۹) تبلیغ رک رہی ہے مشن بے کار ہو رہے ہیں۔ مرکز معطل ہو رہا ہے۔

(۱۰) اسلام اور احمدیت کے سپاہیو! ابھی وقت ہے اٹھو! اور اس عارضی غفلت کے پردوں کو چاک کر کے رکھ دو۔

(۱۱) تحریک جدید کے سولھویں اور چھٹے سال کے چندے فوراً ادا کر کے دنیا کو بتا دو کہ آپ اب بھی زندہ ہیں۔

(۱۲) میری جوانی میں آپ نے میرا ساتھ دیا۔ اب کہ میں بیمار اور کمزور ہوں آپ کا فرض ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ میرا بوجھ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا عظیم الشان فیضان

آنحضرتؐ کا ایک عظیم الشان معجزہ

ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی اور معجزات نابود ہو گئے اور ان کی امت خالی اور تہیدست ہے۔ صرف قصے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوتے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملین امت جو شرف اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں۔ اسی وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اسی شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندہ حضرت عزت موجود ہے۔" (چشمہ مسیحی صؔ۱۸)

آنحضرتؐ کے بیحد فیضانات اور احسانات

"خدا وہی خدا ہے۔ جس نے قرآن کو نازل کیا اور جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ ...... جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یہ عجیب ظلم ہے کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہے۔ حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی۔ ہم نے اس خدا کو اس کے ذریعہ سے دیکھ لیا۔ اور وہ وحی الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے ہمارے پر محض اُسی نبی کی برکت سے کھولا گیا اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں۔ ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے اور ہم نے اس نبی کا وہ مرتبہ پایا۔ جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں مگر تعجب ہے کہ دنیا اس سے بے خبر ہے۔ ...... خدا تو تمہیں یہ ترغیب دیتا ہے کہ تم اس رسولؐ کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو" (ایضاً صؔ ۲۳ و ۲۴-۲۵)

آنحضرتؐ کی ذات جامع کمالات متفرقہ ہے

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات متفرقہ ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے فبھداھم اقتدہ یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں ان سب کا اقتدا کر۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا۔ اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا۔ اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہو گا۔ پھر جو شخص اس نبی جامع الکمالات کی پیروی کریگا ضرور ہے کہ ظلّی طور پر وہ بھی جامع الکمالات ہو۔" (ایضاً صؔ ۶۶)

آنحضرتؐ کی ختم نبوّت کا فیضان

"مسلمانوں میں سے سخت نادان اور بدقسمت وہ لوگ ہیں جو ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابدی فیض سے ایسا اپنے تئیں محروم جانتے ہیں کہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ زندہ چراغ نہیں بلکہ مردہ چراغ ہیں جن کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن نہیں ہو سکتا۔ وہ اقرار رکھتے ہیں کہ موسےٰ نبی زندہ چراغ تھا جس کی پیروی سے صدہا نبی چراغ ہو گئے اور مسیحؑ اس کی پیروی تیس برس تک کرکے اور توریت کے احکام کو بجا لا کر اور موسیٰ کی شریعت کا جوا اپنی گردن پر لے کر نبوت کے انعام سے مشرف ہوا۔ مگر ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کسی کو کوئی روحانی انعام عطا نہ کر سکی۔ بلکہ ایک طرف تو آپؐ حسب آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم اولاد نرینہ سے جو ایک جسمانی یادگار تھی محروم رہے۔ اور دوسری طرف روحانی اولاد بھی آپؐ کو نصیب نہ ہوئی جو آپؐ کے روحانی کمالات کی وارث ہوتی اور خدا تعالےٰ کا یہ قول ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین بے معنے رہا۔ ظاہر ہے کہ زبان عرب میں لٰکن کا لفظ استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی جو امر حاصل نہیں ہو سکا۔ اس کے حصول کی دوسرے پیرایہ میں خبر دیتا ہے جس کے رُو سے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جسمانی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی۔ مگر روحانی طور پر آپؐ کی اولاد بہت ہو گی اور آپؐ نبیوں کے مہر ٹھہرائے گئے ہیں۔ یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپؐ کی پیروی کی مہر کے کسی کو حاصل نہیں ہو گا۔ غرض اس آیت کے یہ معنے تھے جن کو الٹا کر نبوت کے آئندہ فیض سے انکار کر دیا گیا۔ حالانکہ اس انکار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سراسر مذمت اور منقصت ہے۔ کیونکہ نبی کا کمال یہ ہے کہ وہ دوسرے شخص کو ظلّی طور پر نبوت کے کمالات سے متمتع کر دے اور روحانی امور میں اس کی پوری پرورش کرکے دکھلا دے۔ اسی پرورش کی غرض سے نبی آتے ہیں۔ اور ماں کی طرح حق کے طالبوں کو گود میں لیکر خداشناسی کا دودھ پلاتے ہیں۔ پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ دودھ نہیں تھا تو نعوذ باللہ آپ کی نبوت ثابت نہیں ہو سکتی مگر خدا تعالےٰ نے تو قرآن شریف میں آپؐ کا نام سراج منیر رکھا ہے جو دوسروں کو روشن کرتا ہے اور اپنی روشنی کا اثر ڈال کر دوسروں کو اپنی مانند بنا دیتا ہے اور اگر نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں فیض روحانی نہیں۔ تو پھر دنیا میں آپؐ کا مبعوث ہونا ہی عبث ہوا۔ اور دوسری طرف خدا تعالےٰ بھی دھوکہ دینے والا ٹھہرا۔ جس نے دعا تو یہ سکھلائی کہ تم تمام نبیوں کے کمالات طلب کرو۔ مگر دل میں ہرگز یہ ارادہ نہیں تھا کہ یہ کمالات دیئے جائیں گے۔ بلکہ یہ ارادہ تھا کہ ہمیشہ کے لئے اندھا رکھا جائے گا۔

لیکن اے مسلمانو! ہشیار ہو جاؤ کہ ایسا خیال سراسر جہالت اور نادانی ہے۔ اگر اسلام ایسا ہی مردہ مذہب ہے تو کس قوم کو تم دعوت کر سکتے ہو کیا اس مذہب کی لاش جاپان لے جاؤ گے یا یورپ کے سامنے پیش کرو گے۔ اور ایسا کون بے وقوف ہے جو ایسے مردہ مذہب پر عاشق ہو جائیگا۔ جو بمقابلہ گذشتہ مذہبوں کے ہر ایک برکت اور روحانیت سے بے نصیب ہے گذشتہ مذہب میں عورتوں کو بھی الہام ہوا جیسا کہ موسیٰؑ کی ماں اور مریم کو۔ مگر تم مرد ہو کر ان عورتوں کے برابر بھی نہیں بلکہ اے نادانو!! اور آنکھوں کے اندھو!!! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سید و مولیٰ (اس پر ہزار ہا سلام) اپنے افاضہ کی رُو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ گذشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آ کر ختم ہو گیا۔ اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مردے ہیں کوئی ان میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیضان قیامت تک جاری ہے" (ایضاً صؔ ۷۲-۷۵)

مجھے جو کچھ ملا ہے آنحضرتؐ کے طفیل ملا ہے

"میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰقؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰ سے اور مسیحؑ ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہم کلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ ...

. . . .

.. اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا۔ اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو" (تجلیات الٰہیہ صؔ ۲۴ و ۲۵)

آنحضرتؐ کی ہمدردی اور غمخواری کی وسعت

موسیٰؑ اور عیسےٰؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا ایک ہی ہے تین خدا نہیں ہیں مگر مختلف تجلیات کی رُو سے اسی ایک خدا میں تین شانیں ظاہر ہو گئیں۔ چونکہ موسیٰؑ کی ہمت صرف بنی اسرائیل اور فرعون تک ہی محدود تھی۔ اس لئے موسیٰؑ پر تجلی قدرت الٰہی اُسی حد تک محدود رہی اور اگر موسیٰؑ کی نظر اس زمانہ اور آئندہ زمانوں کے تمام بنی آدم پر ہوتی تو توریت کی تعلیم بھی ایسی محدود اور ناقص نہ ہوتی جو اب ہے

ایسا ہی حضرت عیسیٰؑ کی ہمت صرف یہود کے چند فرقوں تک محدود تھی جو ان کی نظر کے سامنے تھے اور دوسری قوموں اور آئندہ زمانہ کے ساتھ اُن کی ہمدردی کا کچھ تعلق نہ تھا۔ اس لئے قدرت الٰہی کی تجلی بھی ان کے مذہب میں اسی حد تک محدود رہی۔ جس قدر ان کی ہمت تھی ...... مگر جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا۔ اس کی نظر محدود نہ تھی اور اس کی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا۔ بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اسکے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی اس لئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اس کو ملا اور وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملیگا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہو گا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے۔ جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا اور ان پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑھ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیض وحی آپؐ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص امتی نہ ہو اس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا امتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپؐ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے۔ ایسا

(باقی دیکھو صؔ ۶ پر)

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون

شہید احمدیت چوہدری بدر دین صاحب مرحوم

(از مکرم محمود احمد صاحب ناصر اسسٹنٹ انسپکٹر آف ورکس ریلوے کیمبل پور)

احباب جماعت کو میرے خسر چوہدری بدر دین صاحب کی راولپنڈی میں شہادت کا علم ہو چکا ہے۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین بھی مختصراً اخبار میں اس کا ذکر فرما چکے ہیں۔ چونکہ اکثر احباب نے مرحوم کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اس لئے میں کچھ بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

چوہدری بدر الدین صاحب ۱۸۹۰ء میں پیدا ہوئے تھے۔ گویا اس وقت آپ کی عمر ساٹھ ۶۰ سال کی تھی۔ آپ کے والد چوہدری حیدر علی صاحب مرحوم ریٹائرڈ ایس۔ ڈی۔ او اظہار احمدیت کے اس قدر فدائی تھے کہ انہوں نے ان کو بچپن میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان بھیجا تھا۔ اس وقت مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں بھی چند دن گذارنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ غالباً ۱۸۹۹ء میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی۔ اس کے بعد آپ جناب درد صاحب کے والد ماسٹر قادر بخش صاحب مرحوم کے پاس بھی پڑھتے رہے۔ اور درد صاحب کی والدہ محترمہ ...... کو آپ سے اتنی محبت تھی کہ وہ انہیں بھی اپنا بیٹا ہی تصور کرتی تھیں۔ ۱۹۰۷ء میں آپ نے نطور ریلوے سگنلر جوشاب میں ملازمت اختیار کی۔ جس کو بعد میں چھوڑ کر آپ نے والد صاحب کے محکمہ انہار میں نوکر ہو گئے۔ اس ملازمت کے دوران میں جگراؤں۔ پٹیالہ۔ انبالہ۔ فیروزپور اور لدھیانہ میں متعین رہے اور آخر میں ایگزیکٹو انجینئر لدھیانہ کے کیمپ کلرک اور اکونٹنٹ بھی رہے۔ ملازمت کی نوعیت کے لحاظ سے آپ کو کافی ناجائز آمد ہو سکتی تھی۔ مگر آپ نے ہمیشہ اس کو حرام سمجھا۔ اور احمدیت کی تعلیم کے مطابق نہایت دیانتداری سے کام کیا۔ جب یہ فسر کے ساتھ دورے پر جاتے تو ڈاک بنگلوں اور لائن سٹاف کے اصرار کے باوجود کسی سے پانی تک نہ پیتے تھے۔ احمدی احباب سے شدید محبت تھی۔ چنانچہ ان کے حلقہ میں ایک احمدی اوورسیر ملک رشید احمد صاحب داماد ڈاکٹر مسیح الحق صاحب فیض اللہ چک ہی تھے۔ آپ کو اُن سے اپنے عزیزوں سے بھی زیادہ محبت تھی۔ جماعت لدھیانہ کے دیرینہ امیر جناب ماسٹر برکت علی صاحب لائق سے تو بے حد محبت تھی۔ اپنے سب کاموں میں اُن سے مشورہ لیتے۔ اپنے گھر میں جب کوئی خوشی کا موقع ہوتا۔ تو جماعت لدھیانہ کو سب سے پہلے مدعو کرتے اور فرماتے کہ یہی اب میرے قریبی رشتہ دار ہیں حالانکہ آپ کی کافی غیر احمدی برادری تھی۔ پنشن پانے کے بعد ایک عرصہ تک جماعت لدھیانہ کے سیکرٹری مال اور سیکرٹری امور عامہ بھی رہے اس بات کا ذکر کر کے بے حد خوش ہوتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بمعہ حضرت ام المؤمنین اطال اللہ بقاءھا مالیر کوٹلہ جاتے ہوئے ایک رات ان کے مکان واقعہ سرائے نواب متصل ریلوے سٹیشن لدھیانہ میں ٹھہرے تھے۔ بندہ اور میرا چھوٹا بھائی عزیزم چوہدری فضل کریم گورنمنٹ ہاؤس لاہور ان کے داماد ہیں۔ اور ہماری دو بہنیں اُن کے لڑکوں سے بیاہی ہوئی ہیں۔ مگر ہم میں سے سب سے زیادہ محبت ہمارے چھوٹے بھائی عزیزم کرم الٰہی ظفر سے کرتے تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے دین کے لئے زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کو شفقت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں آپ لدھیانہ سے آکر گوالمنڈی راولپنڈی میں مقیم ہوئے اور باوجود یکہ آپ کے چار لڑکے ملازم تھے۔ اور وہ کام کرنے سے منع بھی کرتے تھے۔ مگر پھر بھی کہتے تھے کہ ایک احمدی کے لئے بیکار بیٹھنا موت ہے۔ اس لئے صدر میں ٹائپ کا کام کرتے تھے۔ اپنے کپڑوں اور بدن کی صفائی کا خاص خیال رکھتے تھے ...... آپ بہت خاموش طبیعت تھے اور گھر میں بہت کم بات کیا کرتے تھے۔ شام کو کام سے واپس آکر صبح اس وقت ہی نکلتے تھے جب کام پر جانا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ محلہ کے بہت کم لوگ آپ کے واقف تھے۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو شام کے ۶½ بجے گوالمنڈی آ رہے تھے۔ پیچھے پیچھے انکا آدمی ٹائپ کی مشین اٹھائے ہوئے تھا۔ جب فائر بریگیڈ کے پاس گوالمنڈی کے باغیچہ میں پہنچے تو ایک شخص نے پیچھے سے آکر فائر کر دیا۔ آپ گر پڑے۔ آپ کے تیسرے داماد ڈاکٹر میر محمد صاحب قریشی نے آپکو فوراً ایمبولنس کار میں سول ہسپتال پہنچایا۔ جہاں کہ سول سرجن صاحب نے اپریشن فرمایا۔ جو کامیاب رہا۔ اور خیال تھا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ بچ جائیں گے۔ ساری رات مارفیا کے انجکشن وغیرہ سے آپ بے ہوش رکھے گئے۔ کہ زخم کے ٹانکے نہ ٹوٹ جائیں۔ اور ہر طرح کی ممکن ادویات اور طبی امداد پہنچائی گئی۔ مگر صبح دس بجے آپ کی حالت زیادہ خراب ہو گئی۔ اور گیارہ بجے کے قریب ہم کو چھوڑ کر اپنے حقیقی مولا کے پاس چلے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بیہوشی کے عالم میں آپ کی زبان سے بہت سی مسنونہ دعائیں اور کلمہ طیبہ سنا جاتا رہا۔ ۴½ بجے شام آپ کا جنازہ گوالمنڈی سے اٹھایا گیا۔ باوجود قلیل وقت کے جماعت راولپنڈی کے تمام اطراف سے بہت کثرت سے ...... تشریف لائے ہوئے تھے۔ ۵½ بجے ...... قبرستان میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔ ہم خاندان کے تمام افراد اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہیں کہ اس نے ہمارے گھر کے ایک فرد کو شہادت کا رتبہ دیا۔ محلہ کے تمام غیر احمدی شرفاء نے قاتل کے اس فعل کو نہایت ہی ظالمانہ فعل قرار دیا۔ کیونکہ آپ بالکل سادہ مزاج اور خاموش طبع بزرگ تھے۔ بہت دور دور سے احمدی احباب نے محبت بھرے جذبات سے تعزیتی خطوط لکھے ہیں۔ جن کا جواب فرداً فرداً دینا ناممکن ہے۔ اس لئے اس جگہ میں مرحوم کے تمام خاندان کی طرف سے سب کا نہایت احترام کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی نے ہر طرح سے مدد فرمائی۔ خصوصاً جناب میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر۔ میاں محمد عالم صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر۔ چوہدری احمد جان صاحب امیر و بابو الٰہ بخش صاحب نائب امیر۔ قریشی بشیر احمد صاحب چوہدری عزیز احمد صاحب اور چوہدری صالح محمد صاحب نے بہت دوڑ دھوپ کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تار کے اور فون کے ذریعہ اطلاع دے دی گئی تھی۔ اور حضور پر نور نے فوراً تار کے ذریعہ اظہار افسوس فرمایا۔ اور ہم سب سے ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو بہت دیر تک ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

اپنے سارے خاندان میں سے صرف چوہدری صاحب کے والد مرحوم نے ہی احمدیت قبول کی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے پیچھے ایک بیوہ ۵ لڑکے۔ چار لڑکیاں۔ آٹھ ۸ پوتے چار ۴ پوتیاں پانچ نواسے اور سات نواسیاں کل چونتیس ۳۴ افراد کا ایک احمدی کنبہ چھوڑ کر اپنے رب کے حضور پہنچ گئے۔

(خاکسار محمود احمد ناصر اسسٹنٹ انسپکٹر آف ورکس N.W.R کیمبل پور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ (ملفوظات)

انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے۔ مگر ظلی نبوت جس کے معنی ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو۔ اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے دروازے کھلے رہیں۔ اور معرفت الٰہیہ جو مدار نجات ہے مفقود نہ ہو جائے۔

کسی حدیث صحیح سے اس بات کا پتہ نہیں ملے گا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے۔ جو امتی نہیں۔ آپ کی پیروی سے فیضیاب نہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸-۲۷)

درخواست دعا:- میری والدہ محترمہ بیمار ہیں احباب دردِ دل سے انکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایم۔ لطیف احمد رتن باغ لاہور)

دعائے مغفرت

خاکسار کی دادی جان اہلیہ قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی آج راولپنڈی ۳ بجے صبح گیارہ روز کی شدید علالت کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صحابیہ تھیں۔ اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور رہنے کا کافی موقعہ ملا۔ احباب جماعت سے اُن کی بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(نصیر احمد بھٹی۔ کمرشل کالج۔ راولپنڈی)

ضرورت برائے اُستاد!

ایک احمدی بہن کو اپنی بچیوں کی تعلیم کے لئے احمدی اُستاد کی ضرورت ہے۔ جو اُن کو قرآن مجید عربی۔ اُردو۔ اور انگریزی پڑھا سکے۔ تنخواہ کے علاوہ کھانے اور رہائش کا انتظام بھی اُن کی طرف سے ہوگا۔ جو دوست اس سے فائدہ اُٹھانا چاہیں۔ وہ مجھے اطلاع دیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر گوجرانوالہ)

حب اٹھرا رجسٹرڈ:۔ اسقاط حمل کا مجرب علاج:۔ فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸/- مکمل خوراک گیارہ تولہ پونے چودہ روپے:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ ۱۳-۱۲-

زندہ خدا سے تعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جمعہ گذشتہ میں احباب جماعت کی توجہ خاص طور پر اس امر کی طرف مبذول کرائی ہے۔ کہ احباب جماعت اپنے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فوری طور پر کر دیں۔ ورنہ زیادہ سے زیادہ جلسہ کے ایام سے قبل اس کی ادائیگی ضروری ہو جانا چاہیئے۔

جلسہ کا چندہ جماعت کے ہر آمد رکھنے والے پر فرض ہے اُس کی شرح سال میں ایک ماہ کی آمد کا صرف دس فیصدی ہے یعنی تمام سال کی آمد کا $\frac{1}{120}$

حضور نے فرمایا کہ زندہ خدا سے تعلق رکھنے والا جانتا ہے کہ اُس نے خدا کو جواب دینا ہے۔ اور اس لئے اپنی ذمہ واری کو وقت پر نبھاتا ہے۔ تمام لوگ جن کے ذمہ جلسہ کا چندہ باقی ہے جلسہ سے پہلے ادا کر دیں۔

عہدیداران مقامی سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے خاص جدوجہد کر کے اپنی جماعت ہر دوست سے چندہ کی رقم جلسہ سے قبل وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں:۔

(نظارت بیت المال)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کا بھائی کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اور ابھی تک کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ برادرم کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ خاکسار (بشیر احمد)

(۲) میں تین ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہوں۔ تمام احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ خاکسار اقبال احمد خاں ایاز واقف زندگی حاجی پورہ سیالکوٹ

اولادِ نرینہ کی بیحد مجرب دوا

بے شمار تجربات ہو چکے ہیں

اولادِ نرینہ

یہ نسخہ شاہی طبیب حضرت حکیم مولینا نور الدین صاحب نے عالیجناب نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ کو اپنے قلم سے تحریر فرما کر دیا۔

جن کے ہاں اکثر لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں وہ اگر پہلے سوا مہینے کے اندر اس کا استعمال شروع کر دیں۔ تو خدا کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہو گا

قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے

طبیہ عجائب گھر، پوسٹ بکس ۸۹، لاہور

دواخانہ خدمت خلق

زدجامِ عشق — سردیوں کا بے نظیر تحفہ خالص اور مکمل اجزاء سے تیار کردہ قیمت ساٹھ گولیاں آٹھ روپیہ

اکسیر شباب — جن لوگوں کے باغ صحت میں خزاں کا موسم ڈیرا ڈال لیتا ہے۔ یا جو لوگ اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں تباہ و برباد کر چکے ہوں۔ ان کے لئے واحد علاج قیمت بیس خوراک چھ روپے

حبوب جوانی — مادہ حیوانیہ کے کم ہو جانے کا بے نظیر علاج اکسیر شباب اور حبوب جوانی دونوں کا استعمال جسم میں برقی طاقت پیدا کر دیتا ہے قیمت ۵۰ گولیاں چار روپیہ

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ ضلع جھنگ

دونوں جہاں میں فلاح پانے کی راہ

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد (دکن)

آرام دہ سفر — لاہور سے سیالکوٹ کے لئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کے لئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے۔

چوہدری سردار خان منیجر جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چین جنگی ضروریات میں کام آنے والی دھات روس کو دیا کریگا

ہانگ کانگ ۱۵ نومبر۔ ولفریم (دھات) ٹنگسٹن (Tungsten) کی برآمد پر اب چین نے پابندی عائد کر دی ہے۔ پہلے یہ دھات ہانگ کانگ ہوتی ہوئی عالمی منڈیوں میں پہنچا کرتی تھی اس پابندی کی وجہ سے اس جنگی دھات کی جو تھوڑی تعداد یہاں موجود ہے۔ اس کی قیمت میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ جنگ کی مدت کے علاوہ گذشتہ ۲۰ برسوں میں پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ تاجروں کے پاس یہ دھات نہیں ہے۔ چین نے یہ پابندی ...... اس لئے عائد کی ہے کہ جنوبی چین کی یہ پیداوار روس استعمال کرے

اس سال کے اوائل میں باہمی تبادلہ کے متعلق ایک معاہدہ کے ماتحت اس دھات کی ساری چینی پیداوار روس کو دی جائے گی۔ اتنزا کی جنوب چینی تجارتی بیورو نے ہانگ کانگ سے ۲۰۰۰ ٹن کا ذخیرہ خرید کر کینٹن روانہ کر دیا۔ جہاں سے اُسے روس بھیجا جائے گا۔ (اسٹار)

آباد کاروں کو ہوائی جہاز سے بھیجا کا منصوبہ

اوٹاوہ ۱۵ نومبر کناڈا کی حکومت اس منصوبہ پر غور کر رہی ہے کہ موسم سرما میں برطانیہ اور یورپ سے کناڈا میں آباد ہونے والے افراد کو ہوائی جہاز سے بلوایا جائے

... سے پتہ چلتا ہے کہ مسلح فوجوں اور شمالی اوقیانوس کے حلیفوں کی اسلحہ سازی میں مدد دینے کے لئے اسلحہ ساز صنعت میں توسیع کے لئے آدمیوں کی بھرتی کی مہم کے موقعہ پر آدمیوں کی کمی کا جو انکشاف ہوا ہے۔ اس سے کناڈا کو تشویش لاحق ہے۔ خاص طور پر فن جاننے والے کاریگروں کی بہت کمی ہے۔

گزشتہ چند مہینوں میں یہاں آباد کاری کی رفتار میں ۲۵ فیصدی کمی ہو گئی ہے۔ اور برطانوی نسل کے آباد کاروں میں سب سے زیادہ کمی ہوئی ہے۔ اب یہاں کے لوگوں میں برطانوی افراد کی اکثریت باقی نہیں رہی ہے اونٹیریو کے صوبہ میں اس وقت تقریباً ۲۰۰۰ فن جاننے والے کاریگروں کی شدید ضرورت ہے۔ جہاں برطانوی سلطنت میں بلند ترین اجرت پر اسامیاں موجود ہیں۔ کناڈا کے برآمدی تاجروں کی انجمن کے صدر مسٹر جیمز رابرٹس نے یہاں ایک جلسہ میں کہا کہ کناڈا کے لئے ضروری ہے کہ مزید .... لاکھ اشخاص کو آباد کر کے وہ اپنی آبادی کو دوگنا کر دے۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ کے ہر شہر میں علیحدہ ہندوستانی محلہ بنانے کی تجویز

ڈربن ۱۵ نومبر۔ جنوبی افریقہ کی حکومت کو ایک یادداشت پیش کی گئی ہے۔ جس میں تجویز کی گئی ہے کہ جنوبی افریقہ کے ہر شہر میں آبادی میں ہندوستانیوں کے تناسب کے لحاظ سے ہندوستانیوں کے لئے ایک علاقہ لازمی طور پر مخصوص کر دیا جائے۔ یہ یادداشت نسٹال ... دیہی گوشت فروشوں نے مرتب کی ہے۔ اور یادداشت کے نسخہ خط میں انہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ وہ ان ہندوستانیوں کی نسل سے نہیں۔ جنہیں اس وقت کی حکومت ہند اور نٹال کی حکومت کے درمیان باہمی معاہدہ کے ماتحت جنوبی افریقہ لایا گیا تھا (اسٹار)

ملکی صنعتوں کیلئے ہوا سے بجلی پیدا کرنے کی تجویز

لنڈن ۱۵ نومبر۔ برطانیہ میں صنعتی اور گھریلو ضرورتوں کیلئے ضروری بجلی کی طاقت ۱۵ فی صدی ہوا سے پیدا کی جا سکے گی۔ تین سال ہوئے برطانوی برقی تحقیقاتی انجمن نے جو تجربہ شروع کیا تھا۔ وہ اب اسقدر ترقی کر چکا ہے کہ آئندہ سال کئی کے جزیرہ اور شمالی ویلز میں سو کیلوواٹ بجلی پیدا کرنے والا تجرباتی کارخانہ قائم کر دیا جائیگا ہوا سے بجلی پیدا کرنے کی تجویز اس لئے کی گئی ہے کہ بجلی پیدا کرنے کے لئے کوئلہ اور تیل کی محتاجی کم ہو سکے۔ (اسٹار)

مقامی وکیلوں سے پابندی دور کر دی گئی

جوہنسبرگ ۱۵ نومبر۔ مقامی بیرسٹروں نے رنگ کا وہ امتیاز مٹا دیا ہے۔ جس کے ماتحت غیر یورپین ان کی انجمن کے کارکن نہیں ہو سکتے تھے۔ بارایسوسی ایشن کے ایک اجلاس میں باتفاق رائے یہ فیصلہ کیا گیا صرف کیپ ٹاؤن میں وکیلوں کی انجمن میں رنگ کا امتیاز نہیں تھا۔ جوہنسبرگ کے اس فیصلہ نے ۵۰ سالہ روایت کو ختم کر دیا ہے۔

جنگ اقوام عالم کی اخلاقی کوششوں کے ذریعہ ہی ختم ہو سکتی ہے

”علم النفس اور امن عالم“ کے موضوع پر پروفیسر قاضی محمد اسلم کی تقریر

لاہور ۱۵ نومبر۔ گورنمنٹ کالج لاہور کے شعبۂ فلاسفی و علم النفس کے صدر پروفیسر قاضی محمد اسلم نے کل وائی ایم۔ سی۔ اے ہال میں ”علم النفس اور امن عالم“ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے تجزیہ نفس کے انتہا پسند ماہرین کے اس دعویٰ کو غلط قرار دیا کہ انسانی ضابطۂ حیات میں جنگ ان سیاست دانوں یا قوموں کی مرہون رہی ہے جو ذہنی بے ترتیبی کا شکار تھے۔ آپ نے فرمایا بعض انفرادی سیاست دانوں کو جو دنیا میں جنگ و جدال برپا کرنے کا موجب ہوئے اس نظریہ کا مصداق قرار دیا جا سکتا ہے لیکن ہر جنگ اس پر یہ نظریہ چسپاں نہیں ہو سکتا۔ عمرانیات کے ماہروں نے جنگ کے مسئلہ پر مختلف نقطۂ ہائے نظر کے ماتحت غور کیا ہے اور بے شمار وجوہات کی روشنی میں اسے جانچا ہے وہ حقیقت تک پہنچنے میں نسبتاً بہت زیادہ کامیاب رہے ہیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اس میں شک نہیں عوام الناس جنگ کو سماجی مخبوط الحواسی اور دیوانگی سے تعبیر کرتے رہے ہیں۔ لیکن ان کے اس خیال کو تحقیقی اور سائنسی نظریہ پر محمول نہیں کیا جا سکتا ایک تمثیل یا تشبیہ سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس سوال پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ جنگ کو انسانی ضابطۂ حیات میں سے کس طرح ختم کیا جا سکتا ہے پروفیسر محمد اسلم نے ماہرین علم النفس کے حل کو جس کا آغاز وہ بچوں سے کرتے ہیں۔ غیر تسلی بخش قرار دیا آپ نے فرمایا۔ انسانیت سے تعلق رکھنے والے ہر اصلاحی قدم کے وقت ہمیں سب سے پہلے بچوں کو ہی ملحوظ رکھنا پڑتا ہے اور موجودہ نفسیات بچوں کی اہمیت پر زور دینے میں یقیناً حق بجانب ہے۔ لیکن جہاں تک جنگ کو ختم کر دینے کا تعلق ہے اس نے مسئلہ کو قطعاً حل نہیں کیا۔ سوال یہ تھا کہ ان قوموں کو جو باہمی بد اعتمادی کا شکار ہو چکی ہوں۔ اس امر کی ترغیب دلائی جائے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کو اساس نفسیاتی اور اخلاقی اعتبار سے صحت مند بنیادوں پر ڈالیں ابتداءً میں باہمی خیر خواہی کا جذبہ کہاں اور کس طرح سے پیدا ہو جو وہ قومیں جو ایک دوسرے کے خلاف باہمی بد اعتمادی اور خوف کے درمیان زندگی گذار رہی ہوں اپنے بچوں کی پرورش بھی جنگی طریقوں پر ہی کریں گی۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا۔ عقل عمومی کی سطح پر بھی اگر اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے تو جنگ کا یکسر استیصال ناممکن نہیں البتہ تشدد کو یکسر نہیں مٹایا جا سکتا۔ اسی طرح جس طرح کہ مہذب سوسائٹی میں بھی جرائم کو یکسر نہیں مٹایا جا سکا حالانکہ مہذب سوسائٹی میں جرائم کا قلع قمع کرنے کے لیے قانون اور نظم و نسق کی پوری مشینری موجود ہوتی ہے اسی چیز کو بین الاقوامی سطح پر پھیلایا جا سکتا ہے۔ لیکن کیسے؟ جو ذرائع کبھی زمانہ عمل میں لائے جاتے ہیں یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اندرونی امن کے قیام دہ میں جو امور ممد ہوتے ہیں۔ بحیثیت مجموعی انسانیت پر وہ امور اثر انداز نہیں ہوتے مثال کے طور پر ہم یہ قوموں اور ملکوں کا خوف ہے۔ انفرادی طور پر ملک میں یہ چیز محرک کے طور پر موجود ہوتی ہے۔ لیکن تمام بنی نوع انسان میں بحیثیت مجموعی اس قسم کے محرکات مفقود ہیں۔ اس لئے تمام بنی نوع انسان کو اس سلسلے میں اخلاقی ذرائع پر ہی انحصار کرنا پڑے گا۔ جس طرح وہ ماضی میں کٹھن مراحل کے وقت اخلاقیات کے ذریعہ اپنی مشکلات کو حل کرتے رہے ہیں اسی طرح آج بھی اخلاقی ذرائع سے ہی یہ منزل سر ہو سکے گی۔

جنگ۔ نفسیاتی اور سماجی علوم کی مدد اور تمام اقوام کی اخلاقی کوششوں کے ذریعہ ہی ختم ہو سکتی ہے اس ضمن میں بڑی قوموں کی ذمہ داری با اثر لیڈر اور ججوں کی حیثیت سے بہت زیادہ ہے۔

سمجھوتہ کے موجودہ غیر منصفانہ طریق کی بجائے جس سے کمزور قوموں کے مقابلے میں صرف غیر منصف اور حملہ آور اقوام کو ہی فائدہ پہنچتا رہا ہے۔ انہیں چھوٹی چھوٹی قوموں کے تنازعات میں زیادہ دلچسپی لینی چاہیئے۔ اور ان کے مسائل کو حل کرنے کے لئے بے خوف قانونی نقطہ نظر سے کام لینا چاہیئے۔

کیا ادارۂ ”آزاد“ خارج از اسلام نہیں ہے؟

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین کہ:۔

ایک فرد یا گروہ جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے۔ مگر یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو ان پر وحی نازل نہیں ہو گی۔ اور نہ انکو الہامات وغیرہ ہونگے آیا ایسا فرد یا گروہ جو یہ اعتقاد رکھتا ہے اب اس اعتقاد کی وجہ سے خارج از اسلام اور ارتداد کا مرتکب ہوتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

نوٹ

استفتاء کا خطاب عام ہے مگر سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری مولوی محمد علی صاحب جالندھری اور جناب مولانا محمد سلیمان صاحب ندوی خاص طور پر مخاطب ہیں یہ فتویٰ براہ راست الفضل کو بھیجا جائے یا احراریوں کے آرگن ”آزاد“ میں شائع کر دیا جائے۔ اس فتویٰ کی اس لئے ضرورت ہے کہ ”آزاد“ اخبار نے متواتر اپنا یہ اعتقاد ظاہر کیا ہے کہ مسیح علیہ السلام کے نزول پر ان کو کوئی وحی و الہامات وغیرہ نہیں ہوں گے۔ (ادارہ)

الفضل میں اشتہار دینا
کلید کامیابی